www.KitaboSunnat.com

تحقیق وتنقید

عبدالرحمن عزیزالہ آبادی

جَذَعَةً من الضأن کی تحقیق

عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی ملت ِاسلامیہ کی اہم عبادت اور شعار ہے۔ قربانی کے جانور کی عمر کے بارے میں حدیث ِنبوی ہے کہ "تم مُسِنَّة جانور ہی ذبح کیا کرو، اگر یہ ملنا مشکل ہو جائے تو بامر مجبوری بھیڑ کا جَذَعة بھی ذبح کیا جاسکتا ہے" (صحیح مسلم) مُسِنَّة عربی زبان میں سال بھر یا اس سے زیادہ عمر کی بکری کے لئے بولا جاتا ہے۔ جبکہ جَذَعة کا اطلاق چھ ماہ سے سال تک کی عمر کی بکری، بھیڑ کے لئے کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ مختلف جانوروں کی عمر کے اعتبار سے اس اصطلاح کا اطلاق ان پر مختلف انداز سے ہوتا ہے چنانچہ مُسِنَّة بکری کے لئے ایک سال یا اس سے زیادہ، گائے کے لئے دو سال یا اس سے زیادہ، اونٹ کے لئے ۵ سال یا اس سے زیادہ پر بولا جاتا ہے چنانچہ علمانے مُسِنَّة سے اونٹ، گائے اور بھیڑ، بکری سے ہر ایک کا دودانتا جانور مراد لیا ہے (شرح نوویؒ لمسلم) اسی طرح جذعة کا اطلاق بھیڑ بکری کے لئے چھ ماہ سے سال تک کی عمر کے لئے اور زکوٰۃ کا نصاب بتاتے ہوئے اس لفظ کا اطلاق بکری کے دوسرے سال میں داخل ہونے پر بھی کیا گیا ہے (دیکھئے مسند احمد، حدیث ۳۱۸۰) اور گائے کے دوسرے و تیسرے سال کے لئے اور اونٹ پر عمر کے پانچویں سال کے لئے بھی کیا گیا ہے۔ بہر حال قربانی کے حوالے سے جَذعة کا اطلاق صحیح قول کے مطابق سال بھر کی عمر پر کیا جاتا ہے..........

یہاں یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ حدیث میں جذعة کے "من الضأن" سے مشروط ہونے کے بعد کیا بھیڑ کے علاوہ دوسرے جانوروں کے لئے مُسِنَّة (دودانتا) میسر نہ آنے کی صورت میں جذعہ کی قربانی دی جاسکتی ہے؟ تو قاضی عیاضؒ وغیرہ نے ظاہر کلام پر محمول کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ گنجائش بکری، گائے اور اونٹ کے لئے نہیں صرف بھیڑ کے لئے ہے جبکہ جمہور علمانے اِس شرط کو استحباب پر محمول کیا ہے۔

بہر حال زیر نظر مضمون میں محقق نے جہاں جَذعة من الضأن کی تحقیق پیش کی ہے وہاں اس اَمر کا بھی احساس دلایا ہے کہ جَذعة کی قربانی مجبوری کی صورت میں ہی کی جائے جبکہ قربانی کے جانور کی اصل عمر مُسنة یعنی دودانتا ہی ہے...... جانوروں کی عمر کے بارے مزید تفصیل کے لئے دیکھئے عونُ المعبود شرح سنن ابوداود زیر حدیث: ۲۴۱۵ اور شرح نووی لصحیح مسلم زیر حدیث: ۳۶۳۱)

چونکہ اس بحث میں ساری بات چیت جانور کی عمروں کے حوالے سے کی گئی ہے چنانچہ اسی رنگ میں علما کی آرا درج کر دی گئی ہیں جبکہ درحقیقت جانوروں کے بارے میں عمروں کی بحث سرے سے ہی ایک مشکل اور ناقابل عمل طریقہ ہے کیونکہ جانوروں کی عمروں کا معین حساب وکتاب کسی خطے میں بھی اہتمام سے نہیں رکھا جاتا چنانچہ یہ سیدھا سادا اُصول زیادہ واضح اور قابل عمل ہے کہ "دودانتا جانور ہی قربانی کے لئے تلاش کیا جائے، اگر دودانتا نہ مل سکے تو صرف بھیڑ کے لئے کچھ گنجائش موجود ہے ورنہ اس سے احتراز کرنا چاہئے"...... (حسن مدنی)

معروف دینی درسگاہ دارُالحدیث، اوکاڑہ کی طرف سے ایک اشتہار "فضائل ومسائل قربانی"

☆ خطیب مرکزی جامع مسجد اہلحدیث، توکی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مرتبہ: مولانا محمد عبداللہ یوسف) نظر سے گزرا......اس کے دوسرے کالم پر عنوان "قربانی کا جانور" کے تحت صحیح مسلم کی مشہور حدیث "لا تذبحوا إلا مُسنّة......الحدیث" عن جابرؓ درج کرنے کے بعد لکھا ہے کہ جَذَعَة، مُسِنَّة کا نصف ہوتا ہے اور ہمارے ملک میں مُسنّة ڈیڑھ سال کا ہوتا ہے، اس لیے جذعہ نو ماہ کا ہوگا۔ چند سال پیشتر ایک اور فاضل مولانا محمد بن عبداللہ شجاع آبادی نے اپنے پمفلٹ میں جذعة آٹھ ماہ کا تحریر فرمایا تھا...... ماضی قریب میں جامعہ تعلیم الاسلام، ماموں کانجن، فیصل آباد سے بھی ایک اشتہار اسی عنوان سے شائع ہوا جس میں جذعہ ۶ ماہ کا قرار دیا گیا۔

مقامِ حیرت و تعجب ہے کہ محققین، مدرسین اور مصنّفین پیدا کرنے والے اِدارے جَذَعة کی عمر کا تعین نہیں کر سکے جس کی بنا پر لوگ ضحّوا بالثنايا (دو دانت جانور کی قربانی کرو) کی بجائے نِعمت الأضحية الجذعة من الضأن (اچھی قربانی بھیڑ کا جذعہ ہے) کا راگ اَلاپنے لگے۔ مجھ ایسے طفل مکتب کو اس سلسلے میں خامہ فرسائی کی جرات تو نہ ہونی چاہیے تھی تاہم محققین سے معذرت کے ساتھ اپنی تحقیق عرض کیے دیتا ہوں، اُمید ہے کہ اصحابِ علم و تحقیق اس پر غور فرمائیں گے:

(۱) فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲۳، ص ۳۲۴ پر مرقوم ہے کہ

"الجذعة من الضأن ما أكمل السنة وهو قول الجمهور"

"یعنی جذعہ من الضان وہ ہے جو ایک سال پورا کرلے اور جمہور کا یہی قول ہے"

(۲) بذل المجهود شرح ابوداود ص ۷۱، ج ۴ پر مرقوم ہے کہ

"فی اللغة ما تمت له سنة"

"لغت میں جذعہ اسے کہتے ہیں جس پر ایک سال پورا ہو گیا ہو"

(۳) مسلمہ اور مستند، لغت کی مشہور کتاب مجمع البحار ص ۱۸۱، ج ۱ پر ہے

"الجذع من الضأن ما تمت له سنة"

"جذعة من الضأن وہ ہے جو ایک سال پورا کرلے"

واضح رہے کہ جذعہ من الضان (بھیڑ کا جذعہ) اس کی قربانی اس وقت جائز ہے جب مُسنّة (دو دانتا جانور) لینا یا ملنا مشکل ہو۔ جیسا کہ حدیث میں ہے "إلا أن يعسر عليكم فتذبحوا جذعة من الضأن" سے اظہر ہے چنانچہ

(۴) صاحب سبل السلام زیر حدیث رقم فرماتے ہیں کہ

"والحديث دليل على أنه لا يجزى الجذعة من الضأن فی حال من

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأحوال إلا عند تعسر المسنّة"

"یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ عام حالات میں جذعہ جائز نہیں ہاں مگر تنگی کے وقت جب مسنّة نہ ملے"

(۵) نیز فرماتے ہیں: حکی عن ابن عمر والزهری أنه لایجزی الجذعة من الضأن ولو مع التعسر

"حضرت ابن عمرؓ اور امام زہریؒ سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ بھیڑ کا جذعہ کفایت نہیں کرتا، چاہے مسنّة جانور ملنا مشکل ہو" (یاد رہے دنبہ، چھترا بھی بھیڑ میں داخل ہے)

(۶) حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ

إن الجذع من الضأن لا يجزئ مطلقا سواء من الضأن أم من غيره وممن حكاه عن ابن عمر ابن المنذر في الأشراف وبه قال ابن حزم وعزاه إلى الجماعة من السلف وأطنب فی الرد علی من اجازه (فتح الباری ص ۱۲ ج ۱۰ طبع ہندی)

"بھیڑ کا جذعة مطلقاً قربانی کے لئے کفایت نہیں کرتا، چاہے وہ بھیڑ ہو یا کوئی اور جانور...... یہ بات ابن منذرؒ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے اپنی کتاب أشراف میں نقل کی ہے اور یہی ابن حزمؒ کا قول ہے جس کو انہوں نے سلف کی ایک جماعت کی طرف منسوب کیا ہے اور اس کو جائز سمجھنے والوں کی آپؒ نے کھل کر تردید کی ہے"

(۷) اسی طرح صاحب تحفة الاحوذي مولانا عبد الرحمٰن مبارکپوریؒ، ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ قربانی انہی جانوروں کی جائز ہے جو مسنة اور ثنی ہیں یعنی دودھ کے اگلے دودانت گر چکے ہوں اور وہ جانور جن کے دودھ کے دانت نہ گرے ہوں، ان کی قربانی ہرگز جائز نہیں ہے (تحقیق مسنہ ص ۲۴، مصنف مولانا سامرودی)

(۸) اسی طرح مولانا محمد بن ابراہیم میمن جوناگڑھیؒ اخبار محمدی مجریہ ۱۵/ فروری ۱۹۳۸ء کے ص ۶ پر رقم فرماتے ہیں کہ "پس سننا چاہئے کہ اس جانور کی قربانی صحیح اور درست ہے جو کہ دودانتا ہو یعنی اگلے دودانت گر چکے ہوں۔"

(۹) اسی اخبار کے ص ۷ پر رقم فرماتے ہیں "بہر حال اس بیان سے واضح ہوا کہ قربانی کے جانور کا دودانتا ہونا ضروری ہے خواہ وہ ایک سال کا ہو یا کم کا۔"

امید واثق ہے کہ علماء کرام ان سطور پر ضرور غور فرمائیں گے...... ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ